Fikr-o-Nasar (Islamabad) 21:4 (1983)

نقد و تبصرہ

نام کتاب : مرآۃ التصانیف جلد اوّل

مرتب : مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری چشتی

ناشر : مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ، لاہور

صفحات : ۳۰۸

قیمت : ۴۵ روپے

مسلمانوں نے زبان و قلم دونوں سے علم کی بے پناہ خدمت کی ہے، انہوں نے نہ صرف قدیم علوم کو آگے بڑھایا بلکہ انہوں نے بہت سے نئے علوم سے دنیا کو متعارف کرایا اور جدید علوم و فنون میں مسلسل اضافہ کرتے رہے۔ ان علوم و فنون میں کتب کی فہرست سازی کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ مسلمان اہل قلم نے اس فن کی ضرورت اور اہمیت کو بہت پہلے سمجھ لیا تھا، اور اس موضوع پر کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ ہمارے پاس ابوالفرج محمد بن اسحاق المعروف با بن ندیم (م ۳۸۵ھ) کی فہرس العلوم موجود ہے۔ جو چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئی تھی۔ لیکن ان سے پہلے بھی ابو محمد احمد بن طیفور بغدادی (م ۲۸۰ھ) تیسری صدی ہجری میں اس فن پر اپنی تصنیف "اخبار المولفین والمولفات" مرتب کر چکے تھے۔ اور عبدالحی حبیبی کے بیان کے مطابق دوسری صدی ہجری میں کتب خانہ غزنی میں موجود کتب کی فہرست مرتب ہو چکی۔

دوسری صدی سے لے کر آج تک مسلمان مصنفین کا یہ پسندیدہ موضوع رہا ہے، اور اس فن پر بے شمار

کتابیں ترتیب دی جاچکی ہیں جن میں قرآن و حدیث، فقہ اور دیگر علوم و فنون کی فہرستیں شامل ہیں مخطوطات کی فہرستیں ہیں. مطبوعہ کتب کی فہرستیں ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر بعض اوقات ایک مصنف کی تصانیف کی فہرستیں بھی مرتب ہو چکی ہیں۔ ایسے کثیر التصانیف مصنفین میں سے شیخ ابن تیمیہ، شیخ جلال الدین سیوطی اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تصانیف کی فہرستیں نظر سے گزری ہیں۔

برصغیر میں لکھی جانے والی کتاب اور ان کے مصنفین کی بھی بعض فہرستیں ترتیب دی گئیں ہیں۔ لیکن اس میدان میں ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ علوم و فنون کے بارے میں برصغیر کے اہل قلم کی خدمات دنیا کے کسی بھی خطہ سے کم نہیں ہیں لیکن برصغیر کے علمی جواہر پارے گم نامی کا شکار ہیں اور پوری طرح منظر عام پر نہیں آئے۔

اس اہم ضرورت کو جناب مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری چشتی نے شدت سے محسوس کیا اور اپنی زیر نظر تصنیف "مرآۃ التصانیف" کی پہلی جلد مرتب کر کے شائع کی۔ یہ کتاب برصغیر کے تیرھویں اور چودھویں صدی کے مصنفین کی کتابوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ اور اس جلد میں اس خطہ کے ۸۶۹ مصنفین کی ۵۶۲۳ کتب کا ذکر موجود ہے۔

فاضل مولف نے یہ طریق کار اپنایا ہے کہ کتب کو موضوعات کے مطابق تقسیم کیا ہے اور موضوعات کو ان کے دینی مقام اور اہمیت کے مطابق اپنی اپنی جگہ رکھا ہے، چنانچہ تفسیر، اصول تفسیر اور تراجم قرآن حکیم پہلا موضوع ہے جبکہ وعظ و خطابت کو کتاب کا آخری موضوع ہونے کا مقام حاصل ہے موضوعات کے تعلق سے فاضل مصنف نے علوم و فنون اسلامی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے۔ اس لئے بنیادی دینی علوم کے ساتھ ساتھ ان کے موضوعات میں معاشیات، سیاسیات، ریاضی ہندسہ، ہیئت اور جفر و نجوم تک سبھی موضوعات شامل ہیں۔ اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے بھی ایک باب مخصوص ہے۔

موضوع کی نشان دہی کرنے کے بعد فاضل مرتب نے اس میدان میں میسر کتب کو حروف تہجی کی ترتیب سے بیان کیا ہے۔ ہر کتاب کے بارے میں بنیادی معلومات مہیا کر دی ہیں۔ چنانچہ ہر کتاب کا مکمل نام، اس کے مصنف، مرتب یا مترجم کا پورا نام، طابع یا ناشر کا نام و پتہ، سن طباعت کتاب کے صفحات نیز کیفیت کے خانے میں کتاب کے مندرجات کا بھی مختصر ذکر ملتا ہے۔ فاضل مرتب نے اس امر کا بھی اہتمام کیا ہے کہ زیر نظر کتاب کے بارے میں انہیں معلومات جس ذریعے سے حاصل ہوئی ہیں وہ ذریعہ بھی حوالہ کے خانہ میں بیان کر دیا ہے جس سے مرآۃ التصانیف کی افادیت اور معلومات کی پختگی میں اضافہ ہوا ہے۔

زیر نظر تصنیف کے ذریعے فاضل مصنف نے مفید معلومات جمع کر دی ہیں۔ اور یہ کتاب تحقیقی میدان میں کام کرنے والوں کے لئے بہت ہی معاون اور مددگار ثابت ہوگی۔ اس کتاب کے ذریعے سے ۵۶۳۲ کتب کے نام محفوظ ہو گئے اور تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں علوم و فنون اسلامیہ کے بارے میں برصغیر کی کاوشیں یکجا ہو کر سامنے آگئی ہیں۔ بجا طور پر امید کی جاتی ہے کہ فاضل مرتب یہ کام جاری رکھیں گے اور آئندہ سالوں میں اس سلسلے کی اگلی جلدیں شائع ہوں گی۔

اس تالیف کے مطالعہ سے چند ایک باتیں کھٹکتی ہیں، جن کی نشان دہی صرف اس لئے کی جا رہی ہے کہ ان امور کو پیش نظر رکھا جائے تو اس جلد اور اس سلسلے کی بقیہ جلدوں کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔

۱۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس فہرست میں متعلقہ کتاب کی زبان درج نہیں ہوتی۔ جس سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ کتاب کس زبان میں ہے۔ اگر کتاب کی زبان درج ہو تو مختلف زبانوں میں برصغیر کے علماء کی خدمات واضح ہو جائیں۔

۲۔ مطبوعہ کتاب عام طور پر بڑے بڑے کتب خانوں میں موجود ہوتی ہیں لیکن مخطوطات کے بارے میں عام طور پر معلومات کا حصول بہت دشوار ہوتا ہے۔ کہ وہ کس جگہ محفوظ ہیں۔ اگر

فاضل مؤلف غیر مطبوعہ کتب کے بارے میں اس امر کی نشان دہی کرتے کہ وہ کس جگہ موجود ہیں تو زیادہ مفید ہوتا۔

۳۔ ہمارا دینی ادب نظم و نثر دونوں صورتوں میں محفوظ ہے۔ اس فہرست سے ایسی معلومات بھی عام طور پر نہیں ملتیں کہ زیر نظر کتاب نثر میں ہے یا نظم میں۔

۴۔ مآخذ و مصادر کا اندراج کرتے وقت جو معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں اس کا جدید طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے مصنف کا نام لکھا جاتا ہے، پھر اس کی تصنیف کا مکمل نام درج ہوتا ہے کتاب کے ناشر کا بھی ذکر کیا جاتا ہے۔ نیز کتاب کا ایڈیشن اور سن طباعت بھی درج ہوتا ہے جبکہ زیرہ تبصرہ کتاب کے ماخذ میں یہ معلومات پوری طرح سے درج نہیں ہیں۔

مجموعی طور پر یہ کتاب فہرست سازی کے فن میں ایک بہت ہی اچھا اور قابل اعتماد اضافہ ہے جس کے مصنف اور ناشر کی خدمات لائق تحسین ہیں۔

(محمد طفیل)